جلد ۱ ۷ امان ۱۳۳۱ھش - ۹ جمادی الثانی ۱۳۷۱ ہجری - ۷ مارچ ۱۹۵۲ء نمبر ۱

بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے ہفت روزہ "بدر" کا اجرا قادیان سے کر دیا گیا ہے (نمونہ کا پرچہ اس سے پہلے مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کو شائع کیا جا چکا ہے) اخبار کی پالیسی یا لائحہ عمل کے متعلق اس وقت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود حضور اقدس ایدہ اللہ نے اس موقع پر جو روح پرور اور ایمان افزا پیغام ارسال فرمایا ہے اور جو اسی پرچہ میں صفحہ ۳ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں سب ضروری تفصیلات موجود ہیں۔ احباب کرام اپنے مقدس آقا کے پیغام کو بار بار پڑھیں اس سے اپنی روحوں کو تازہ کریں اور اپنے ایمانوں کو ترقی دیں۔ اور بدر کے نور کو پھیلانے کیلئے جسکی اہمیت اور ضرورت حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ایک ایک لفظ سے ظاہر ہے ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔

اس وقت مرکز سلسلہ بہت زیادہ مالی مشکلات میں مبتلاء ہے اور بدر کا کام جس کے لئے مستقل اور علیحدہ کارکنوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ دوسرے اہم فرائض کے ہمارے سپرد کیا گیا ہے پس احباب جماعت سے التماس ہے کہ اس کی ترقی و اشاعت کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ تاکہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق یہ اخبار بہت جلد "روزانہ" ہو سکے اس ضمن میں احباب کرام سے ہماری التماس ہے کہ:-

۱۔ تمام صاحب استطاعت احباب "بدر" کے خریدار بنیں۔ اور خریدار بننے کے بعد باقاعدگی کے ساتھ چندہ اخبار ادا کریں اور کسی صورت میں بھی بقایا نہ ہونے دیں۔

۲۔ تمام احباب پوری جدوجہد سے اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور دوسرے لوگوں کو اس اخبار کے خریدار بنائیں اور اس طرح خریداروں کی تعداد کو بڑھائیں۔

۳۔ جو دوست استطاعت رکھتے ہوں وہ علاوہ اپنا چندہ ادا کرنے کے زائد چندہ بھی بھجوائیں تا کہ اس سے معزز غیر احمدی احباب اور سرکاری افسران کو اخبار روانہ کیا جا سکے اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔

۴۔ جو دوست مضامین لکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں وہ ضرور باقاعدگی کے ساتھ اپنے مضامین اخبار میں اشاعت کے لئے بھجوائیں۔

۵۔ اگر کسی دوست کو اخبار میں کوئی نقص یا کمی معلوم ہو یا اس کی ترقی کے لئے کوئی تجویز ذہن میں آئے تو ہمیں آگاہ کر کے ممنون فرمائیں۔

۶۔ سب سے اہم امداد بذریعہ دعا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد کے بغیر سب محنتیں رائیگاں اور سب کوششیں اکارت جاتی ہیں۔ پس احباب خاص دعاؤں سے بھی ہماری امداد فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ہماری حقیر کوششوں میں برکت دے۔ اور اس اخبار کے نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا موجب بنائے اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضا کے مطابق اور اس کی خوشنودی کے عطر سے ممسوح ہو۔

ان مختصر الفاظ کے ساتھ اخبار بدر کا پہلا پرچہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر قادیان سے شائع کیا۔ راما آرٹ پریس امرتسر میں طبع ہوا۔

اخبار احمدیہ

از مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دانش قادیان

۴؍مارچ۔ گذشتہ دنوں کی آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی طبیعت کچھ عرصہ سے زیادہ ناساز رہی ہے اور حضور ایدہ کے دعائیہ اعلان کے بعد متعدد جماعتوں سے یہ اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ کہ احباب جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ عاجلہ درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعائیں کیں۔ بطور صدقہ بکرے ذبح کئے گئے۔ جن کا گوشت نیز اجناس اور نقدی غربا میں تقسیم کی گئی۔ قادیان میں بھی دو بکرے ذبح کئے گئے۔ اور نقدی بھی بطور صدقہ غرباء میں تقسیم کی گئی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵؍فروری کو سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کا سندھ میں قیام کے دوران پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

معرفت پوسٹ ماسٹر ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ (پاکستان)

قادیان دارالامان

(۱) حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب امیر مقامی و ناظر اعلےٰ خیریت سے ہیں۔ محترمی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی بخیریت ہیں۔ اور آجکل حصول تعلیم کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔

(۲) مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔ اے ناظر امور عامہ و خارجہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲؍فروری کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نو مولود حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا پوتا اور حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پر نواسہ اور مکرم مرزا برکت علی صاحب اسسٹنٹ انجینئر اینگلو ایرانین آئیل کمپنی کا نواسہ ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نو مولود کا نام "امتیاز احمد" رکھا ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب متعلم جامعۃ المبشرین کے ہاں مورخہ ۴؍فروری گیارہ بجے شب لڑکی پیدا ہوئی۔ اور محمد احمد صاحب نسیم کمپونڈر احمدیہ شفا خانہ کے ہاں مورخہ ۲۸؍فروری کی شب لڑکی تولد ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہر ایک کو نیک اور با اقبال بنائے اور درازیٔ عمر عطا کرے۔

(۳) محمد خضر صاحب درویش حلقہ ناصر آباد کے نکاح کا اعلان مورخہ ۸؍فروری ۱۹۵۲ء بعد نماز جمعہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے کیا۔

(۴) حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب بعارضہ فالج اور مکرم عبداللہ خان صاحب افغان پیٹ کی درد سے ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں نیز بعض دوسرے احباب بھی بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(۵) جماعت احمدیہ کے خلاف بعض مقدمات دائر ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان میں کامیابی اور جلد براءت کیلئے دعا فرمائی جائے۔

(۶) کپور تھلہ میں آریہ سماج کا جلسہ منعقد ہوا جسمیں مورخہ ۲۴؍فروری بروز ہفتہ دیگر مذاہب کے مقررین کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کیلئے موقعہ دیا گیا۔ اس جلسہ میں اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ جماعت احمدیہ دہلی نے شرکت فرمائی۔ اور جلسہ کے اختتام پر تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درازیٔ عمر کا بہترین نسخہ

انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ خدا تعالےٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالےٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دغا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اس کے خلوص اور وفاداری کا کوئی جذبہ نہ ہو۔ کچھ پروا نہیں کی جاتی۔ پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلاء کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے۔ اور خدمت دین میں لگ جائے۔ اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے۔ کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یوں ہی چلی جاتی ہے۔

(الحکم ۱۷؍فروری ۱۹۰۲ء)

اسلامی تعلیم کے بنیادی اصول

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر یعنی جزا سزا کے دن پر ایمان لائے۔ اور اس کے علاوہ تو خدا کی تقدیر خیر و شر پر بھی ایمان لائے۔

تشریح:۔ اس حدیث میں اسلام کی تعلیم کے مطابق ایمان کی تشریح بیان کی گئی ہے جو چھ بنیادی باتوں پر مشتمل ہے۔

اول۔ اللہ پر ایمان لانا جو دنیا کا واحد خالق و مالک خدا ہونے کی وجہ سے ایمانیات کا مرکزی نقطہ ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ عربی زبان میں اللہ کا لفظ خدائے واحد کے سوا کسی اور کے متعلق استعمال نہیں کیا جاتا اور اس سے مراد ایسی ہستی ہے جو تمام عیوب سے پاک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔

دوم۔ فرشتوں پر ایمان لانا جو خدا کی ایک نظر نہ آنے مگر نہایت اہم مخلوق ہے۔ فرشتے دنیا کے کاموں کو چلانے کیلئے خدا کی طرف سے پیدا کئے ہوئے اسباب کے نگران ہیں۔ اور فرشتے خدا اور اس کے رسولوں کے درمیان پیغام رسانی کا واسطہ بھی بنتے ہیں۔

سوم۔ خدا کی طرف سے نازل ہونے والی کتابوں یعنی خدائی وحی اور خدائی احکام پر ایمان لانا۔ جن کے ذریعہ دنیا کو خدا تعالےٰ کے منشاء کا علم حاصل ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن شریف ہے جس نے پہلی تمام شریعتوں کو جو وقتی اور قومی نوعیت کی تھیں منسوخ کر دیا ہے۔

چہارم۔ خدا کے رسولوں پر ایمان لانا جن پر وقتاً فوقتاً الہامی کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ اور جو اپنے عملی نمونہ سے خدا کے منشا کو دنیا پر ظاہر کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے آخری صاحب شریعت نبی اور خاتم النبیین ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو سید ولد آدم اور افضل الرسل ہیں۔

پنجم۔ یوم آخر پر ایمان لانا جو موت کے بعد آنے والا ہے۔ اور جس میں ہر انسان نئی زندگی حاصل کر کے اپنے اچھے یا برے اعمال کا بدلہ پائے گا۔

ششم۔ تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا جو خدا کی طرف سے دنیا میں جاری ہے۔ یعنی اس بات پر یقین رکھنا کہ دنیا میں قانون قضا و قدر اور قانون شریعت کی صورت میں جو قانون بھی جاری ہے۔ وہ سب خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور خدا ہی اس سارے کارخانہ (روحانی اور مادی) کو چلا رہا ہے۔ گویا خدا دنیا کو پیدا کر کے نعوذ باللہ معطل یا علیحدہ نہیں ہو گیا۔ بلکہ وہ دنیا کا عملی نگران ہے۔ اور اسی کا قانون دنیا میں چل رہا ہے۔ اس نے ہر کام کے متعلق یہ اصول جاری کر رکھا ہے کہ اگر یوں کرو گے تو اس اس طرح اچھا نتیجہ نکلے گا۔ اور اگر یوں کرو گے تو اس کا اس اس طرح خراب نتیجہ نکلے گا۔ بالفاظ دیگر اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ نہ صرف قانون شریعت بلکہ قانون قدرت (یعنی لا آف نیچر) بھی سب خدا کا بنایا ہوا ہے اور وہی اس قانون کا نگران ہے۔ اور پھر وہ اس کا مالک بھی ہے۔ اور ایسے امور میں جو اس کی کسی سنت یا وعدہ یا صفات کے خلاف نہ ہوں وہ اس میں اپنے رسولوں اور نیک بندوں کی خاطر تبدیل بھی کر سکتا ہے۔ اور کر دیتا ہے۔

(چالیس جواہر پارے)

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادران جماعت احمدیہ ہندوستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اُس کے خاص تصرف کے ماتحت ہندوستان کی جماعتیں اب پاکستان اور ہندوستان کے نام سے دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ سیاسی طور پر تقسیم ہو چکی ہیں بلکہ ملکی اختلافات کی وجہ سے آپس میں میل جول بھی بہت ہی محدود رہ گیا ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کی جماعتیں پاکستان میں شائع شدہ لٹریچر سے خواہ وہ موقت الشیوع ہو یا متعلق بہت حد تک محروم رہ گئی ہیں۔ ان حالات میں یہ ضروری تھا کہ قادیان سے ایسے لٹریچر شائع کرنے کی تدبیر کی جاتی جو کہ آسانی کے ساتھ ہندوستانی جماعتوں تک پہنچ سکتا۔ چنانچہ اس بات کے پیش نظر میں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بار بار ہدایت کی کہ وہ کم سے کم ایک ہفتہ واری اخبار قادیان سے جاری کرنا شروع کریں تاکہ قادیان اور ہندوستان کی دوسری جماعتوں میں نظام اتحاد پیدا ہو۔ مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ بدر کے نام سے ایسے اخبار کے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور وہ عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ یہ مضمون میں اسی اخبار کے لئے بھجوا رہا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے۔ اور وسیع الاشاعت ہو جائے۔ اس اخبار کا نام بدر رکھا گیا ہے۔ اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویاء اور کشوف شائع کرنے میں ایک زمانہ میں اس اخبار کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی تھی کیونکہ مفتی محمد صادق صاحب ہی اس کے ایڈیٹر تھے اور مفتی محمد صادق صاحب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرائیویٹ سیکرٹری کا کام کرتے تھے۔ اس لئے اُنہیں الہامات کے جلد سے جلد حاصل کرنے کا موقع دوسروں سے زیادہ مل جاتا تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب ان الہامات کی تشریح اور تفسیر اور اُن کا مقصد اور مدعا بتانے اور شائع کرنے میں یہ اخبار پیش پیش رہے گا۔

برادران! ہم سب جانتے ہیں کہ یہ وقت ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے لئے بڑا نازک ہے اور جماعت کے لئے خصوصاً نازک ہے۔ مگر ہم ایک ایسے خدا کے بندے ہیں اور اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں جس کے ایک اشارہ سے دنیائیں پیدا ہوتی اور مٹتی ہیں اور قومیں اُبھرتی اور گرتی ہیں اور حکومتیں قائم ہوتی اور تباہ ہوتی ہیں۔ ان ہمارے حوصلے دوسرے لوگوں کے حوصلوں کی طرح نہیں ہونے چاہئیں جن کا کام خدا نے کرنا ہے اُنہیں ایسے حالات کی طرف نگاہ کرنا جائز ہی نہیں ہو سکتا۔ آپ لوگ خدا کا ہتھیار ہیں آپ لوگ خدا کی تدبیر ہیں آپ لوگ وہ نیا بیج ہیں جو خدا تعالیٰ نے دنیا میں بکھیرا ہے۔ نہ خدا کا ہتھیار کند ہو سکتا ہے نہ خدا کی تدبیر ضائع ہو سکتی ہے نہ خدا کے بوئے ہوئے بیجوں کو کیڑا کھا سکتا ہے۔ پس اپنی نظریں آسمان کی طرف رکھو اور زمین کی طرف مت دیکھو۔ یہ نہ دیکھو کہ تمہارے دائیں بائیں کون ہے بلکہ یہ دیکھو کہ تمہارے سر پر کس کا سایہ ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہے اور فرشتوں کی فوجیں تمہارے پیچھے ہیں۔ سچائی اور حق اور انصاف کو تم نے قائم کرنا ہے۔ نیکی اور تقویٰ کو تم نے دنیا میں پھیلانا ہے۔ آئندہ دنیا کی زندگی اور اُس کی ترقی تمہارے ساتھ وابستہ ہے اور کائنات کی حرکت تمہارے اشاروں پر تیز یا سُست ہونے والی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تبلیغ کو وسیع کرو۔ زیادہ سے زیادہ یکجہتی یکرنگی اور اتحاد پیدا کرو۔ اپنے مرکز کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرو اور اب کبھی نہ ہونے دو کہ تمہیں قادیان آنے کی سہولت حاصل ہو اور تم اُس سے فائدہ نہ اُٹھاؤ۔

دنیا تم پر ہنس رہی ہے اسلئے کہ تم پارہ پارہ ہو چکے ہو لیکن خدا کے فرشتے آسمان پر تمہارے لئے ہنس رہے ہیں اسلئے کہ تم فاتح، کامیاب اور کامران ہو۔ اندھا جو کچھ بیان کرتا ہے وہ قابل اعتبار نہیں۔ بینا جو کچھ دیکھتا ہے وہ صحیح ہے پس خدا کی باتوں پر یقین رکھو اور لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ ہو گا وہی جو خدا چاہتا ہے خواہ اس امر کے رستہ میں مشکلات کے پہاڑ ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور تم کو ایسے طریق پر کام کرنے کی توفیق دے کہ خدا کے فضلوں کی بارش تم پر ہو اور ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین۔

تحریک احمدیت

اغیار کی نظروں میں

(۲)

قارئین کرام اس اخبار کے گزشتہ پرچے میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جماعت احمدیہ کے متعلق بعض تازہ آراء ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اخبار ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی مسٹر جسونت سنگھ پنڈت نے احمدیہ جماعت کے متعلق جو مفصل انگریزی مضمون مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں شائع کیا ہے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خود بھی اس کو پڑھیں اور اپنے مسلم اور غیر مسلم دوستوں کے بھی ملاحظہ میں لائیں۔ (ایڈیٹر)

"قادیان جو احمدی فرقہ کے مسلمانوں کا مقدس مذہبی مرکز ہے آئندہ کرسمس کے ہفتہ میں مذہبی تقاریر سننے کو ہے گا۔ اس موقعہ پر تقریباً آٹھ سو زائرین جن میں ایک صد کے قریب پاکستانی ہوں گے۔ اور بقیہ ہندوستان کے تمام حصوں سے آئیں گے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان میں جمع ہونگے اس قسم کا جلسہ آج سے ساٹھ سال پیشتر ہؤا جس کی ابتداء (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) بانی سلسلہ احمدیہ نے کی۔ ملک کی تقسیم سے پہلے اس مقام میں دنیا کے تمام علاقوں سے زائرین جمع ہوتے تھے لیکن تقسیم کے بعد ان کی تعداد چند سو رہ گئی۔ اس کی بڑی وجہ عارضی طور پر مرکز جماعت ہائے بیرون ہند کا قادیان سے ربوہ (پاکستان) تبدیل ہو جانا ہے۔ اس جلسہ میں مذہبی علمی اور ثقافتی مضامین پر احمدیہ نقطہ نگاہ سے تقاریر ہوں گی۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) نے ۱۸۸۹ء میں قادیان میں رکھی۔ آپ مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جو شہنشاہ بابر کے عہد حکومت میں سمرقند سے ہندوستان آباد (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) کا مورث اعلیٰ جو پہلے پہل ہندوستان وارد ہؤا۔ اس کا نام مرزا ہادی بیگ تھا۔ وہ قادیان کے گرد و نواح میں ۷۰ دیہات کا قاضی یعنی مجسٹریٹ مقرر ہؤا۔ کہا جاتا ہے کہ قادیان کی بستی کی بنیاد اس نے رکھی تھی۔ اس قصبہ کا پہلا نام اسلام پور قاضی تھا۔ پھر اس سے بدل کر آہستہ آہستہ قادیان بن گیا۔ قادیان پنجاب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جو بٹالہ سے جو امرتسر پٹھانکوٹ لائن پر ایک ریلوے سٹیشن ہے گیارہ میل شمال مشرق میں واقع ہے۔

نبیوں یا پیغمبروں کی دو قسمیں مانی جاتی ہیں۔ اول وہ جو شریعت (مذہبی قانون) لے کر آتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شریعت کی صحیح تفسیر کرتے، اس کو دنیا میں رائج کرنے اور ان مذہبی برائیوں اور گندگیوں کو دور کرنے کے لئے جو مذہبی اخلاق میں لمبا عرصہ گذرنے کی وجہ سے داخل ہو جاتی ہیں۔ آتے ہیں۔ (حضرت) مرزا غلام احمد (صاحب) جنہوں نے احمدیت کی اس نئی تحریک کو جاری کیا دوسری قسم کے پیغمبر ہونے کے مدعی تھے۔ آپ نے اس بات کا اعلان کیا کہ آپ عیسائیوں کے لئے مسیح موعود مسلمانوں کے لئے مہدی ہندوؤں کے لئے نہ کلنک اوتار اور زرتشتیوں کے لئے میسیو در بہی ہیں۔ المختصر آپ نے یہ دعوےٰ پیش کیا کہ آپ تمام لوگوں کے لئے موعود نبی ہیں۔ اور آپ کی بعثت کا مقصد تمام بنی نوع انسان کو دین واحد پر جمع کرنا ہے۔

آپ کے ماننے والے اس دعویٰ کے ثبوت میں دلچسپ طریق پر دلائل پیش کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ زرتشتیوں کے موعود ہیں کیونکہ فارسی الاصل ہیں۔ آپ ہندوستانی ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کے موعود اوتار ہیں۔ اسی طرح چونکہ آپ مذہباً مسلمان ہیں اس لئے مسلمانوں کے موعود مہدی ہیں۔ اور چونکہ آپ ایک عیسائی حکومت کے ماتحت پیدا ہوئے اس لئے آپ عیسائیوں کے بھی موعود ریفارمر ہیں۔ (حضرت بانی جماعت احمدیہ) کی بعثت کی غرض و غایت آپ کے اپنے الفاظ میں مندرجہ ذیل ہے۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں۔ ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدائی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے۔ جو اب نابود ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں۔"

آپ نے فرمایا کہ آپ کا فرض ہے کہ (۱) دنیا کی تمام اقوام کے سامنے اسلام کی صداقت کو ثابت کریں (ب) تمام دنیا کے سامنے اسلام کی اصل تعلیم جو صداقت اور روحانیت سے پُر ہے پیش کریں (ج) ان لوگوں کو جو نور ایمان سے منور ہونا چاہتے ہیں ایمان کے نور سے روشن کریں۔"

(حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے بعد (حضرت) مولوی نور الدین صاحب آپ کے پہلے جانشین مقرر ہوئے اور "خلیفہ اول" کہلائے اور حضرت مولوی صاحب کی وفات کے بعد موجودہ خلیفہ (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد (صاحب) جو موعود نبی کے صاحبزادہ ہیں خلافت پر متمکن ہوئے۔

موجودہ خلیفہ نے احمدیت اور اسلام کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ احمدیت سے مراد وہ حقیقی اسلام ہے جو اس زمانہ کے امام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس کی بنیاد قرآن شریف اور شریعت اسلامیہ پر ہے۔ لیکن احمدیت موجودہ اسلامی فرقوں کے عقائد اور تعلیمات کی رو سے مختلف ہے۔ احمدیت کے ذریعہ سے بہت سی سچائیاں جو لمبا زمانہ گذرنے کی وجہ سے نظر انداز ہو گئی تھیں دوبارہ ظاہر ہوئی ہیں اور موجودہ زمانہ کی ضروریات اور مخصوص حالات کے مطابق بہت سے نئے حقائق ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ حقائق مسیح موعود نے ظاہر کئے۔ جنہوں نے دنیا کے اعلیٰ دماغوں اور مذہبی لوگوں کو ان مخفی روحانی خزانوں سے مالا مال کر دیا۔ جو قرآن شریف میں پائے جاتے تھے" احمدیہ جماعت بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کی شاخیں یورپ ایشیاء کے مختلف ممالک افریقہ اور شمالی اور جنوبی امریکہ کے متفرق حصوں اور آسٹریلیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر جگہ اس کے ماننے والے اپنی مخصوص تعلیم اور تبلیغی سرگرمی کے سبب ممتاز اور نمایاں ہیں۔ احمدیوں کی تعداد کا اندازہ دس لاکھ کے قریب ہے۔

پرانے خیالات کے مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف مسلمانوں کی یہ جماعت ان اختلافات کو جو مختلف قوموں اور مذاہب میں پائے جاتے ہیں تسلیم کر کے یہ مناسب سمجھتی ہے کہ ان اختلافات کو جبر اور طاقت سے نہ مٹایا جائے بلکہ وعظ و نصیحت اور باہمی مفاہمت سے دور کیا جائے۔ احمدیہ جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ تمام مذاہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے مدعی ہیں اور ایک لمبے عرصہ سے دنیا میں قائم ہیں۔ وہ یقیناً سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔ گو یہ ہو سکتا ہے کہ لمبا زمانہ گذرنے کی وجہ سے ان کی تعلیم میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہو اور ان کی روحانی طاقت کمزور ہو گئی ہو۔

احمدیت کی تعلیم کی رو سے یہ ناجائز ہے کہ معاملات میں طاقت اور جبر کا استعمال کیا جائے۔ عقیدہ ضمیر اور عمل کی آزادی احمدیوں کے ہر مذہب کا بنیادی حق ہے۔ اور جہاد کا خیال جس رنگ میں پرانے خیالات کے دوسرے مسلمانوں میں رائج ہے۔ جس کے رُو سے مذہب کے نام پر جبر اور طاقت کا استعمال جائز ہے احمدیت اس کو نہیں مانتی۔

سیاسی لحاظ سے احمدیہ جماعت کا یہ اصول اور طریق ہے کہ احمدی جس ملک یا علاقہ میں بھی رہتے ہیں وہاں کی قائم شدہ حکومت کے وفادار رہتے ہیں اور ہر رنگ میں ملک کے قانون اور دستور کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ بات ان کے بنیادی اصولوں اور مذہبی عقائد میں شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور کسی صورت میں بھی سٹرائک ہڑتال، تحریک عدم تعاون یا کسی بغاوت یا غیر قانونی کارروائی میں شامل نہ ہوں۔

۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران میں (حضرت) مرزا بشیر الدین محمود احمد (صاحب) اپنے ایک ہزار سے زائد پیروؤں کے ساتھ پاکستان ہجرت کر گئے۔ آپ اپنے پیچھے تین صد کے قریب اپنے مخلص پیرو مذہبی مرکز کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے۔ پاکستان میں آپ نے عارضی مرکز پہلے لاہور میں قائم کیا اور پھر ربوہ میں۔ اب تک بھی قادیان اہم مرکز ہے۔ اور ہیڈ کوارٹر ۔۔۔ کی تنظیم اور نگرانی کا کام کرتے ہیں۔ مرکزی دفاتر ماتحت اداروں اور مبلغین کے اخراجات اس فنڈ سے پورے کئے جاتے ہیں جو صدر انجمن احمدیہ کے انتظام کے ماتحت باقاعدہ طوعی چندوں سے فراہم ہوتا ہے۔ عام طور پر ہر

داغِ ہجرت

از حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی

"داغِ ہجرت کا الہام بھی تو ہے"

یہ وہ الفاظ ہیں جو میں نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بلا واسطہ براہِ راست سنے اور پچاس برس سے میرے دل و دماغ میں محفوظ و منقوش چلے آ رہے ہیں۔ اور آج بھی جب میں عالم خیال میں اس مجلس میں ہوتا ہوں تو ان پاک کلمات کی گونج میرے کان محسوس کرنے لگتے ہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب "مقدمہ دیوار" والی دیوار کی وجہ سے جماعتی کاموں میں روک بڑھنے لگی۔ مہمانوں کو مختلف قسم کی تکالیف کا سامنا ہوا۔ فرائض دینی کی ادائیگی میں مشکلات حائل ہوئیں۔ مقدمہ لمبا ہوتا گیا تو سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام نے احباب کے مشورہ سے یہ تجویز فرمائی کہ ضلع کے حاکم اعلیٰ کے پاس ایک وفد بھیجکر اپنی مشکلات و تکالیف پیش کر کے ان کے ازالہ کی کوشش کی جائے چنانچہ جماعت کے معزز احباب کی ایک فہرست مرتب کی گئی جس میں بڑے بڑے زمیندار۔ تجار اور ملازمت پیشہ اصحاب شامل تھے اور ان سب کو اطلاعات بھجوائی گئیں تاکہ وہ وقت و تاریخ مقررہ پر پہنچنے کے لئے تیار ہو سکیں۔

حسنِ اتفاق سے صاحب ضلع کے دورہ کا اعلان ہوا جس میں ایک یا دو دن کا مقام ہرچووال متصل قادیان کے نہری بنگلہ پر مقرر تھا۔

حضور کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اسی مقام پر وفد کے پیش کئے جانے کی تجویز کو پسند فرمایا چنانچہ وفد کے نامزد اصحاب کو اطلاعات بھجوا دی گئیں جو تاریخ مقررہ سے پہلے قادیان پہنچ گئے۔ اور سیدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت و ملاقات کی سعادت کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب کے روبرو پیش کرنے کے لئے اپنی جماعت کی مشکلات و تکالیف بیان کرنے کے متعلق ہدایات وغیرہ لیکر یہ وفد بسر کردگی حضرت حافظ۔ حاجی حکیم فضل الدین صاحب بھیروی یکوں پر سوار ہو کر ہرچووال کے نہری بنگلہ پر گیا۔ قافلہ کی ترجمانی کے لئے متفقہ طور سے محترم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر اخبار الحکم[1] منتخب کئے گئے۔ جنہیں اس زمانہ میں عموماً ایسی خدمات کی انجام دہی کا شرف میسر تھا۔ اور ضرورت کے وقت اعلیٰ حکام اور افسران پولیس و سول کو جماعتی و انفرادی معاملات کے سلجھانے اور بنانے بنوانے میں وہ اپنی مثال آپ ہی تھے۔ اور وہ گویا وفد کی زبان تھے۔ وفد گیا اور غیر متوقع طور پر جلد لوٹ آیا۔ جس کی وجہ سے اہالیان قادیان حیرت میں تھے ممبران وفد سے دریافت کرنے کی بھی بعض دوستوں نے کوشش کی۔ دوسری طرف فوراً ہی سیدنا حضرت اقدس کے حضور وفد کی واپسی کی اطلاع دی گئی اور حضور بہت جلد گول کمرہ میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاں معزز ممبران وفد عرض حال کی غرض سے جمع تھے۔

میں وفد کے ساتھ نہ تھا لہذا میں نے جو کچھ سنا اور دیکھا اس کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے کہ:-

> حضرت کے حضور عرض کیا گیا کہ ابھی ہم لوگ بنگلہ سے کافی فاصلہ پر ہی تھے کہ صاحب بہادر نے دیکھکر بڑبڑانا شروع کر دیا۔ بہت کچھ بولا اور غیظ و غضب کا مظاہرہ کیا۔
>
> "تم لوگ ہم پر رُعب ڈالنے آئے ہو ہم تم کو خوب جانتے ہیں۔ تمہیں سیدھا کر دیا جائے گا۔ ابھی چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جو اُن کے ساتھ ہی دورہ میں تھا کہا کہ ان لوگوں کا انتظام ہونا چاہیئے۔ یہ بہت دلیر ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔"

سیدنا حضرت اقدس دستار مبارک کا شملہ دہن مبارک کے سامنے کئے یہ باتیں سنتے رہے میں نے دیکھا کہ حضور کے رُخِ مبارک پر گہرے رنج کے آثار نمایاں ہو رہے تھے! افسوس کہ اس وقت کی کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ ورنہ اُس اداسی غم اور حزن کا جو نقشہ اور سماں میرے دماغ میں ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ یہ سب کچھ حضور کو اپنی ذات کی وجہ سے یا کسی جائیداد یا مال کے نقصان کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ مخلص، معزز اور پیارے مہمانوں کے ساتھ بدسلوکی کی وجہ سے تھا۔ جو حضور کے حکم بلکہ اشارہ پر اپنے کاروبار کو چھوڑ کر لبیک کہتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے تھے۔ مہمانوں کے ساتھ حضرت اقدس کا حسن سلوک کوئی چھپی ہوئی بات نہیں کہ میں اس کو دہراؤں نہ صرف اپنے بلکہ پرائے بھی ہمیشہ حضور پرنور کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کے مداح و ثناخواں چلے آ رہے ہیں۔

الغرض وفد کے بیانات سننے کے بعد میں نے دیکھا کہ لمحہ بھر کے لئے حضور پرنور کسی گہری سوچ میں خاموش رہے۔ اور پھر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب بھیروی (حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو مخاطب کر کے فرمایا:-

> مولوی صاحب اس صورت میں تو ہمارا کام رک جائے گا۔ کیونکہ جب ہمارے لئے امن ہی نہ ہوگا تو کام کیسے چلے گا جہانوں یا مذہبی تحقیق کرنے والوں کے واسطے آرام سہولت اور آزادی نہ رہی تو ہمارے ہاں آئے گا کون۔ کیونکہ ڈپٹی کمشنر کا ایسا رویہ ہمارے مخالفوں کو اور بھی دلیر بنا دے گا۔ پہلے ہی وہ ہمارے مہمانوں کو بات بات پر تنگ کرتے اور ٹوکتے رہتے ہیں یہ تو اخلاص ہے ہمارے دوستوں کا کہ وہ مخالفوں کی بدخلقیوں اور سختیوں کو برداشت کر لیتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں حضور نے ایک دلسوز اور رقت آمیز لہجہ میں فرمایا "مولوی صاحب!

"داغِ ہجرت کا الہام بھی تو ہے"

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے بھی ہجرت مقدر ہے۔

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کلمات طیبات کو سُن کر حضرت حکیم الامۃ مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضور بھیرہ میں ہمارے اپنے مکانات موجود ہیں۔ وہاں ہر طرح آرام اور سہولت رہے گی۔ اسی طرح چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار چک پنیار ضلع گجرات نے بھی اپنے وطن کی پیشکش کی اور وہاں کی سہولتوں کا ذکر کیا۔ ایسے ہی غالباً کسی تیسرے مخلص دوست نے بھی پیشکش کی مگر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کسی قدر سکوت کے بعد فرمایا:-

"اچھا جب اذن ہوگا"

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اس تاریخی واقعہ پر آج نصف صدی سے زائد عرصہ گذر رہا ہے۔ جن اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے "داغِ ہجرت" کا الہام سنا وہ اب غالباً چند ہی بزرگ ہونگے۔

میرا منشاء اس تاریخی واقعہ کو بیان کرنے سے یہ ہے کہ یہ تفصیل بھی مستقل طور پر سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ ہو جائے اور قادیان کے وہ احباب جن کو اس خدائی تقدیر کے ماتحت داغِ ہجرت لگ چکا ہے وہ ہجرت کے اصل مقصد کو سمجھیں بے شک الٰہی قانون کہ من یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعۃ کے ماتحت خدا تعالیٰ نے ایسے مہاجرین کو تکالیف کے بعد کئی قسم کی وسعت و آرام عطا کیا ہے۔ لیکن کیا ہمارے آقا مسیح پاک علیہ السلام اس غرض کے لئے ہجرت کرنے کے لئے تیار ہوئے تھے کہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو مالی وسعت یا جانی آرام میسر ہو۔ یا اب جب ہمارے موعود خلیفہ و امام ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کے ساتھ ہجرت فرمائی ہے تو کیا اس کا یہی مقصد تھا؟ اوپر کے بیان کردہ واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہ تھا۔ بلکہ ہجرت کی اصل غرض اعلائے کلمۃ اللہ تھی اور ان روکوں اور مشکلات کو اٹھانا تھا۔ جو دین کی اشاعت اور ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ یا جن کے حائل ہونے کا امکان تھا۔ پس

---

[1] نوٹ:- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنے ایک مکتوب میں اس واقعہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کیا ہے (ایڈیٹر)

"جب مرزا امام الدین (صاحب) وغیرہ نے دیوار کھڑی کر دی تھی۔ اس وقت مقدمہ سے قبل اتفاقاً ڈپٹی کمشنر گورداسپور اور ڈی۔ ایس۔ پی کا دورہ ہرچووال میں ہوا۔

اے میرے بزرگو، دوستو اور عزیزو جن کو خدا تعالےٰ نے ہجرت کی توفیق دی ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ ہر وقت اس غرض اور مقصد کو اپنے پیش نظر رکھیں جس کے لئے ہمارے مقدس آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا اور جو عملاً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں اختیار کی گئی۔ بے شک اپنے وعدہ کے مطابق ہجرت کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ آپ کو دنیوی نعمتیں اور وسعتیں اور مراغم کثیرہ بھی عطا فرما رہا ہے اور آئندہ بھی اس سے زیادہ عطا فرمائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی بابرکت ہو سکتا ہے کہ ہجرت کی اصل غرض اور مدعا یعنی اشاعت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ پیش نظر رہے۔

"داغ ہجرت" الہام کے پورا ہونے سے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مماثلت و صداقت بڑی شان سے ثابت ہوتی ہے وہاں جماعت پر بہت اہم ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان انعامات اور برکات کا حقیقی اور دائمی طور پر وارث بنائے جو اس کے ازلی قانون کے ماتحت مہاجرین فی سبیل اللہ کے لئے مقدر ہیں۔ آمین ثم آمین

— ٭ — ٭ — ٭ —

احباب کرام جہاں ہجرت کے نتیجہ میں بعض افراد جماعت مہاجر کہلائے وہاں اُن میں سے بعض افراد کو انصار ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ہاں وہ افراد جن کے اسلاف کے ایسے ہی افراد کے متعلق خدا کے کلام میں اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا وارد ہوا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ انصار بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلیں یعنی انصار کے جن کے سنہری کارناموں سے آج تاریخ اسلام روشن ہے۔ اگر آج ہمیں بھی اُن کی مثال بننا ہے تو ضروری ہے کہ ہم بھی اُن جیسی خدمات بجا لائیں۔ اور ان جیسی قربانی مالی اور جانی ادا کریں۔ کوئی شخص خدا کا پیارا اور محبوب نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی راہ میں سب کچھ قربان نہ کر دے۔ ان انصار کی زندگی پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالو۔ ہجرت کے بعد اُن کے بے وطن بھائی اُن کے پاس آتے ہیں تو وہ اپنے گھر، مال مویشی وغیرہ سب کچھ انکے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ وہ ایک انصاری ہی تھے جو جنگ میں زخمی ہو کر جان توڑ رہے تھے اور کسی مسلمان نے آگے بڑھ کر اُن سے دریافت کیا کہ کیا کوئی پیغام ہے جو میں آپ کی طرف سے آپ کے عزیزوں اور رشتہ داروں تک پہنچا دوں تو انہوں نے کہا ہاں ایک ضروری پیغام میں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو پہنچانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ انہیں کہہ دیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک خدائی امانت ہیں جو ہمارے پاس ہے جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اُس کی حفاظت کی اب یہ مقدس امانت تمہارے سپرد ہے۔ اس لئے دیکھنا! اس کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھنا اور اس کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا۔

اسی طرح جنگ بدر کے لئے مدینہ سے نکلتے وقت جب حضورؐ اپنے صحابہؓ سے مشورہ طلب فرما رہے تھے اور بار بار فرماتے تھے کہ لوگو مشورہ دو تو انصار سمجھ گئے کہ حضور کا روئے سخن ان کی طرف ہے۔ چنانچہ اُن میں سے ایک انصاری نے جو پُر اخلاص کلمات اپنے منہ سے نکالے اُن کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ انہوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ شاید حضور کی مراد ہم سے ہے۔ مگر ہمارے جذبات بھی مہاجرین سے کم نہیں۔ اور یا رسول اللہ شاید حضورؐ کا اشارہ اُس معاہدہ کی طرف ہے جو حضورؐ کی تشریف آوری پر ہم نے کیا تھا۔ لیکن اُس وقت ہم حضور کے مقام کو نہ پہچانتے تھے۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آگے نہ بڑھے۔"

یہ پُر اخلاص کلمات سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا!! دوستو! یہ صرف زبانی بات ہی نہ تھی بلکہ سکے پیچھے وہ سالہا سال کا عمل تھا جس نے اُن کے ایک ایک لفظ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ آخر اُن کے اخلاص اور قربانی کا نتیجہ ہی تو ہے کہ خدا نے عرش سے فرمایا:۔

"رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ"

خدا اُن سے راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہو گئے۔"

یہ سرٹیفکیٹ کچھ کم نہیں لیکن یہ کیسے ملا؟ سب کچھ کھو دینے کے بعد۔ پس ہم بھی اُس مقام کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم بھی اپنی جان مال عزت و آبرو اور وقت سب کچھ اُسی کی راہ میں قربان نہ کر دیں۔ آپ لوگوں کو یہ موقعہ میسر آیا کہ نائب الرسول آپ میں مہاجر بن کر آیا۔ اب آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ انصار بن کر دکھا دیں۔ اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں کہ ایسے وقت ہمیشہ نہیں آیا کرتے۔ نہایت خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ایسا وقت پاتے ہیں۔ پھر جو ان مواقع سے فائدہ اُٹھائیں گے بہت کچھ حاصل کریں گے اور جو اپنے نفس کی سستی اور غفلت میں ان قیمتی ایام کو گذار دیں گے۔ آخر کو پچھتائیں گے۔

ایک سچے مومن کے لئے خدمت دین اور تبلیغ حقہ سے بڑھ کر اور کوئی دلچسپ مشغلہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ آدمی اپنے جملہ کاروبار کو چھوڑ دے۔ بلکہ "دست باکار و دل بایار" کے طور پر اپنے کام کاج میں مصروف دین اسلام کی خدمت کرنا اور تبلیغ میں لگا رہنا کچھ مشکل نہیں اور خلیفہ برحق کی آواز پر مال جان اور وقت کی قربانیوں کے لئے تیار رہنا آپ کے مراتب روحانیہ میں ترقی دینے کا موجب ہے۔ پس ایک عزم صمیم لیکر آگے بڑھیں۔ آپ لوگوں کے سپرد بہت بڑا کام ہے جو مسلسل محنت اور پیہم جد و جہد کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو پہلے انصار کی طرح آپ کو بھی یہی خطاب ہوگا کہ:۔

بے شک لوگ دنیا کا مال و منال
لے کر اپنے گھر آئے لیکن آپ لوگ
خدا کے رسول اور اُس کے نائب
کے ساتھ گھر آئے۔"

پس ہجرت کیلئے ایک نعمت ہے۔ ہر دو فریق یعنی مہاجرین و انصار کے لئے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ ہر شخص جب اُس مقام کو حاصل کرلے حقیقی رنگ میں مہاجر بن جائے اور اپنے تیئں انصار کے رنگ میں رنگین کرے۔ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ عیش و عشرت میں گذرے ہوئے ایام بھی آخر کو تمام ہو جاتے ہیں۔ بقول آقائے نامدار "شب تنور گذشت و شب سمور گذشت"۔ لیکن جس نے اس وقت زاد راہ جمع کر لیا اُسے آئندہ زندگی میں یہی کام آ سکتا ہے۔ اور جس نے اس وقت سستی کی وہ آخرت میں حسرت سے کف افسوس ملے گا۔ مومن اپنے وقت سے پورا فائدہ اُٹھاتا ہے اور موقع کو غنیمت سمجھتا ہے۔ کیونکہ دوسرے کی کوتاہ نظر اُس انجام پر نہیں ہوتی اس لئے نام کے مہاجر بننے اور نام کے انصار کہلانے میں کچھ فائدہ نہیں۔ جب تک کہ مہاجرین و انصار کی روح رگ و پے میں سرایت نہ ہو اور اُن جیسے اعمال سرزد نہ ہوں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا کا خاص فضل اور اُس کی عنایت ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ وقت آیا اور ہمیں زمانہ گذشتہ کی طرح دونوں قسم کی خدمات کرنے کا موقع ملا۔ خدا کرے کہ ہم اس میں پورے اُتریں اور آسمان پر بھی ان ناموں سے پکارے جائیں۔ آمین۔

آج میں بھی اُن انصار کی زبان بن کر اُنہیں الفاظ کو دہراتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں کہ

جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے
پاس رہی اور جہاں تک ہم سے
ہو سکا ہم نے خدمت کی اب ہم؟

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵ کو کیمپ نہر تو پار کر کے کوٹھی میں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ڈیپوٹیشن (وفد) اُن کے پاس بھیجا اس میں پچاس کے قریب احباب شریک تھے حضرت حکیم فضل الدین صاحب اس کے امیر تھے اور مجھ کو نقشہ کرنے کیلئے ارشاد تھا۔ ان ایام میں حکام سے ملنے ملانے کا کام مجھ سے لیا جاتا تھا۔ بوجہ اخبار نویس ہونے کے میں الظہر والعصر وہاں گئے۔ اس وقت وہ اپنے کیمپ میں تھا۔ کوٹھی پر نہ تھا اور دوسرے لوگ بھی جمع تھے۔ مگر وہ اہل معاملہ تھے جن کی تاریخیں تھیں۔ ہم سب اکٹھے ادھر کو بڑھے۔ میں، حکیم فضل الدین صاحبؓ، چوہدری حاکم علی صاحبؓ اور بعض اور دوست آگے تھے۔ باقی سب پیچھے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب کے قریب پہنچ کر ابھی میں نے یہ کہا تھا کہ ہم قادیان سے آئے ہیں اور کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اسے پہلے سے سب حالات معلوم تھے اور در اصل یہ دیوار ایک سازشی تحریک تھی جس میں حکومت کا ہاتھ پیچھے تھا اس پر وہ سخت جوش میں آکر غصہ سے بڑھا۔ اور کہا تم مجھ پر رعب ڈالنے آئے ہو۔ میں خوب جانتا ہوں اور ابھی تمہارا انتظام کر دیتا ہوں۔ میں یہ مفہوم لکھ رہا ہوں (عرفانی) اور (ڈپٹی) سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مخاطب کر کے کہا کہ ان لوگوں کا بند و بست کرنا چاہیئے۔ اور بڑے جوش سے کہا۔ "چلے جاؤ ورنہ گرفتار کر لئے جاؤ گے۔" میں نے کہا آپ جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں سن تو لیں۔ اس پر غضبناک ہو گیا اور ہم واپس آ گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام سے سب قصہ کہہ دیا آپ کو جماعت کی تکلیف کی وجہ سے تکلیف تھی (باقی اگلے صفحہ پر)
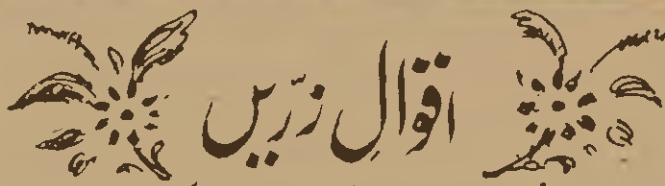
اقوالِ زرّیں

فرمودہ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہٗ

بزرگان اسلام کے بے شمار زرّیں اور ایمان پرور اقوال تواریخ کے اوراق میں بکھرے پڑے ہیں۔ ان اقوال کو ذہنوں میں تازہ کرتے رہنا اور ان پر عمل پیرا ہونا ہماری دینی، روحانی، علمی، تمدنی غرضیکہ ہر قسم کی ترقی کا باعث اور ہمارے ایمانوں کو جلا بخشنے والا ہے۔ امید ہے کہ احباب حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے ذیل میں پیش کئے ہوئے اقوال غور سے پڑھیں گے اور ان نصائح اور مواعیظ پر عمل پیرا ہو کر دینی اور دنیوی حسنات کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

۱۔ تَوَكَّلْ عَلَى اللهِ يَكْفِيكَ ۔
اللہ تعالیٰ پر توکل کر تجھے کفایت کرے گا۔

۲۔ اَلرَّاحَةُ فِي الْأَعْمَالِ الْحَسَنَةِ ۔
اچھے اعمال سے ہی راحت ہوتی ہے۔

۳۔ خَوْفُ اللهِ يُجَلِّي الْقَلْبَ ۔
خدا کا خوف دل کو روشن کرتا ہے۔

۴۔ خَيْرُ الْمَالِ مَا اُنْفِقَ فِي سَبِيلِ اللهِ ۔
اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ ہونے والا مال بہترین ہے۔

۵۔ دَوَاءُ الْقَلْبِ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ
دل کی دوا اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

۶۔ صَلٰوةُ اللَّيْلِ بَهَاءُ النَّهَارِ ۔
رات کی نماز دن کا آرام ہے۔

۷۔ كَلَامُ اللهِ دَوَاءُ الْقَلْبِ
اللہ تعالیٰ کا کلام مرض دل کی دوا ہے۔

۸۔ رُتْبَةُ الْعِلْمِ اَعْلَى الرُّتَبِ
سب مراتب سے زیادہ علم کا مرتبہ ہے

۹۔ اَلْيَاسُ مَوْتُ الرُّوْحِ
ناامیدی روح کی موت ہے۔

۱۰۔ اِخْفَاءُ الشِّدَّةِ مِنَ الْمُرُوَّةِ ۔
اخفائے مصیبت جواں مردی ہے

۱۱۔ بَاكِرْ تَسْعَدْ ۔
تو صبح اٹھنے سے سعید ہوگا۔

۱۲۔ اَلْغِنٰى تَرْكُ الْمُنٰى ۔
ترک آرزو غنا ہے۔

۱۳۔ بَطْنُ الْمَرْءِ عَدُوُّهٗ
انسان کا پیٹ اس کا دشمن ہے۔

۱۴۔ جَوْلَةُ الْبَاطِلِ سَاعَةٌ وَجَوْلَةُ الْحَقِّ اِلَى السَّاعَةِ
باطل کی حکومت عارضی ہوتی ہے اور حق کی مدام۔

۱۵۔ زَيْنُ الرِّجَالِ بِمَوَازِيْنِهِمْ
مردوں کو ان کی اوضاع سے جانچ۔

۱۶۔ صَمْتُ الْجَاهِلِ سَتْرُهٗ
جاہل کا سکوت اس کی پردہ ہے۔

۱۷۔ ظُلْمُ الْمَرْءِ يَصْرَعُهٗ
آدمی کا ظلم اس کو برباد کر دیتا ہے۔

۱۸۔ عِشْ قَنِعًا تَكُنْ مَلِكًا
قناعت کی زندگی سے تو بادشاہ ہو جائے گا۔

۱۹۔ قَاتِلُ الْحَرِيصِ حِرْصُهٗ
حرص حریص کی قاتل ہے۔

۲۰۔ مَجْلِسُ الْعِلْمِ رَوْضَةُ الْجَنَّةِ ۔
علم کی مجلس جنت کا باغیچہ ہے

۲۱۔ اَلْحِلْمُ زِينَةُ الْعِلْمِ
علم کی زینت بردباری ہے۔

۲۲۔ لَاحُرْمَةَ لِلْفَاسِقِ
فاسق کے لئے عزت نہیں ہوتی۔

۲۳۔ سِلَاحُ الضُّعَفَاءِ الشِّكَايَةُ ۔
شکایت کمزوروں کا ہتھیار ہے۔

۲۴۔ زُرْ مَنْ زَارَكَ
ملنے والے سے مل۔

عبدالقدیر درویش وقف زندگی قادیان

پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال حلقہ یوپی و بہار

از مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۲ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۵۲ء

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران مال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مرزا ظہیرالدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ مارچ ۱۹۵۲ء میں بغرض وصولی چندہ جات و معائنہ حسابات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدہ داران انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام
صالح نگر	۹-۳-۵۲	۳ یوم
سانڈھن	۱۲-۳-۵۲	۲ 〃
کھانسی	۱۵-۳-۵۲	۱ 〃
راٹھ	۱۶-۳-۵۲	۲ 〃
مسکرا	۱۸-۳-۵۲	۱ 〃
مودھا	۱۹-۳-۵۲	۱ 〃
بنارس	۲۰-۳-۵۲	۲ 〃
بکسر	۲۲-۳-۵۲	
آرہ	〃	
پٹنہ	〃	۳ 〃
مظفرپور	۲۵-۳-۵۲	۱ 〃
موتی ہاری	۲۶-۳-۵۲	۱ 〃
مظفرپور	〃	
پرکھوپٹی	۲۷-۳-۵۲	۱ 〃
بیگو سرائے	۲۸-۳-۵۲	۱ 〃
مونگھیر	۲۹-۳-۵۲	۲ 〃
بھاگلپور	۳۱-۳-۵۲	

ناظر بیت المال قادیان
۲/۲/۵۲

نمونہ کا پرچہ

احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اخبار بدر کا نمونہ کا ایک پرچہ ۳۰ دسمبر ۱۹۵۱ء کو شائع ہو چکا ہے اور اس لحاظ سے یہ پرچہ دوسرا ہے۔

(مینیجر)

حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت آپکے سپرد ہے۔ نہ صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود ایدہ الودود کی ذات ستودہ صفات بلکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی و نسل سیدہ و خواتین مبارکہ اور جملہ اراکین خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی اس امانت میں شامل ہیں اسکا حق ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے پس دیکھنا اسے اپنی جانوں سے عزیز رکھنا اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

ڈپٹی کمشنر کی اس بے رخی پر افسوس ہوا اس سلسلہ میں آپنے اس خیال کا اظہار بھی فرمایا کہ ہم کو اگر یہاں پر امن سے کام نہ کرنے دیا جائیگا۔ تو ہم کو تو کام کرنا ہے کسی اور جگہ چلے جاویں گے انبیاء کیلئے ہجرت بھی کرنی پڑتی ہے اور ہمیں بہت عرصہ ہوا کہ "داغ ہجرت" الہام ہوا تھا شاید اس کا وقت آگیا ہے۔ پھر ہجرت کے مقام پر بھی کچھ گفتگو ہوئی۔ مجھے یہ اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری حاکم علی صاحب نے اپنے گاؤں میں جانے کی تجویز کی تھی۔ بہرحال اس موقعہ پر داغ ہجرت کا ذکر ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کا نام اسوقت مجھے یاد نہیں پچاس برس کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت منشی محمد دین صاحب آف کھاریاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی خاکسار کے سامنے اس واقعہ کو بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس دن میں جو تحریر ال[illegible]
کے بنگلہ پر گیا وہ خود بھی شریک تھے اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بھی اس میں شریک تھے (ایڈیٹر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

غیر مسلموں کی زبان سے!

(۱)

یارب صل علیٰ نبیك دائماً
فی ھٰذہ الدنیا وبعث ثان

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل انچارج جامعۃ المبشرین قادیان

ہندوستان میں بعض ناعاقبت اندیش مصنفین اور مضمون نگاروں نے جو ملک کے اندر امن واتحاد اور باہمی محبت و پیار کی قدر کو نہیں پہچانتے حضرت بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بعض ایسی تصنیفات اور تحریرات لکھی ہیں۔ جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ اور حضور کی کسرشان کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن اس کی ذمہ واری صرف ان لوگوں پر ہی عائد نہیں ہوتی بلکہ ان مسلمانوں پر بھی پڑتی ہے جو تبلیغ حق کے فریضہ سے غافل ہیں اور اپنے مقدس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاکیزہ حالات کو دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے۔ ورنہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ سرور دو عالم افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ کی پاک سیرت اور حالات لوگوں پر ظاہر ہوں اور وہ آپ کے اخلاق فاضلہ اور صفات حسنہ کے گرویدہ نہ ہو جائیں۔

ذیل میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل انچارج جامعۃ المبشرین قادیان کا ایک مضمون درج کیا جاتا ہے جس میں ہندو بھائیوں کی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ دشو اتہاس کا ریکھا جیسی کتابیں لکھنے والے مصنفین سے التماس ہے کہ وہ اپنے مضامین اور تصانیف کو ان حقائق کی روشنی میں دیکھیں جو انہی کے ہم مذہب اور ہم قوم محققین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کے متعلق پیش کئے ہیں۔

(ایڈیٹر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور بلند اخلاق کے متعلق ہزارہا کتب اور مضامین مسلم اور غیر مسلم حضرات نے لکھے ہیں۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر صرف چند ہندو دوستوں کے بعض اقتباسات درج ہیں جن سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ تعلیم، بلند پایہ اخلاق اور قابل قدر عادات پر روشنی پڑتی ہے پیش کئے جاتے ہیں۔

مہاتما گاندھی نے گلبرگہ میں اپنی مشہور تقریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداراتہ تعلیم کو بیان کیا۔

"میں نے قرآن شریف کئی بار پڑھا ہے۔ اور حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن میں نے ان میں کہیں بھی یہ بات نہیں دیکھی کہ دوسرے کی مذہبی دلآزاری کی جائے یا مورتیوں وغیرہ کو توڑا جائے"

(اخبار ملاپ لاہور ۲۷ر فروری ۱۹۲۷ء)

مسٹر وی۔ جی ڈیسائی "ینگ انڈیا" میں اسلام اور عدم تشدد کے عنوان کے ماتحت اپنے ایک مفصل مضمون میں لکھتے ہیں:۔

"یہ نہایت افسوسناک امر ہے کہ ہندوستان میں بعض تاریخی وجوہ کی بناء پر اسلام اور تشدد کو مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ مسلمان فاتحین کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار سے کر ملکوں کو تہ و بالا کر ڈالا۔ حالانکہ ہم قرآن پاک میں مطالعہ کرتے ہیں لا اکراہ فی الدین مذہب میں تشدد نہ کام ہے لو (سورۃ ۲۔ آیت ۱۵۷ کا ترجمہ) یا مذہب میں جبر جائز نہیں۔ (مرزا ابو الفضل مراد آبادی کا ترجمہ) فی الحقیقت پیغمبر اسلام تشدد یا جبر سے مذہب تبدیل کرانے کے اتنے خلاف تھے کہ جب ان لوگوں نے جو ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے اپنے بیٹوں کو جو مشرک یا یہودی تھے۔ جبراً مسلمان کرنے کی کوشش کی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس قرآنی حکم پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ جب ایک باپ کے لئے ہی یہ مناسب نہیں۔ کہ وہ اپنے بیٹے کو جبر یا تشدد سے مسلمان کرے تو ظاہر ہے کہ اجنبیوں اور غیروں کو تو اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے کبھی مجبور کیا ہی نہیں جا سکتا؟"

(اخبار ہمدرد ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء)

جناب بابو برج بہاری لال صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ دہلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

"حضرت صاحب امن صلح اور آشتی کے فرشتہ تھے۔ چنانچہ جس مذہب کی بنیاد انہوں نے ڈالی اس کا نام اسلام رکھا جس کے معنے ہیں "سلامتی"۔

(رسالہ پیشوا دہلی ۸ر جون ۱۹۲۷ء)

فاضل وی۔ پی بشیشیوم اسلامی رواداری اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عمدہ تعلیم کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"اسلام نے دوسرے مذہبوں کے ساتھ بہترین رواداری برتنے کی تعلیم دی ہے۔ رسول اللہ (صلعم) نے اتفاق و امن قائم کرنے کی زبردست تعلیم و تلقین کی۔ اور ہر مذہب والے کو نہ صرف اپنے مذہب کی آزادانہ پرستش کی اجازت دی۔ بلکہ ان کو سیاسی مراعات اور ذمہ واریاں عطا فرمائیں۔"

(اخبار ہمدم لکھنو ۸ر مئی ۱۹۲۴ء)

جناب ملک سائیں داس صاحب ایڈوکیٹ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امن و صلح کی تعلیم کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر کرتے ہیں:۔

"حضرت محمد صاحب نے ایک بہت بڑا احسان جو تمام مذاہب کے پیروؤں پر کیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ نے آکر اپنے سے پہلے تمام آنے والے پیغمبروں کی تصدیق کر کے امن کا دروازہ کھول دیا۔ آپ نے کروڑہا مسلمانوں کو یہ سکھشا (تعلیم) دی کہ ہر ملک اور قوم میں ریفارمر ہوتے آئے ہیں۔ اگر یہی طریق سب لوگ اختیار کریں تو آج دنیا کے جھگڑے اور فسادات مٹ سکتے ہیں۔"

(الفضل ۳۱ر مئی ۱۹۲۹ء)

اسی طرح بابو شیام سندر داس صاحب جرنلسٹ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

"آپ میں تعصب نہیں تھا۔ آپ دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور نبیوں کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد خداوندی ہے۔

ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

(دنیا کی ہر قوم میں نبی اور رنذیر ہوتے ہیں) یعنی بحکم خداوند تمام نبیوں اور رسولوں کی نبوت اور رسالت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ہم پیروؤں کو ہدایت فرماتے ہیں کہ لا نفرق بین احد من رسلہ پر عمل کریں۔ الحمد للہ کتنی فراخدلی اور وسیع النظری کی تعلیم ہے جو آپ نے اپنے پیروؤں کو دی۔

(از رسالہ پیشوا دہلی ۵ر مئی ۱۹۲۹ء)

بلبل ہند شریمتی سروجنی نائیڈو سابق گورنر یو۔ پی نے اپنی لکچر میں جو انہوں نے انڈین یونین (لنڈن) میں کی۔ اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام علیہ السلام کے متعلق فرمایا:۔

"ہندوستان کی تہذیب و تمدن کو مسلمانوں نے مالا مال کر دیا۔ اور وہ چیزیں دیں۔ جو اسے (ہندوستان کو) زندہ بنانے کے لئے ضروری تھیں۔ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی بلند و برتر ذات مقدس کی یہ تعلیم تھی۔ کہ ہر انسان خواہ وہ غریب ہو یا امیر ایک ہی خدا کا بندہ ہے۔ اسلام نے عورتوں کو حق وراثت سے محروم نہیں کیا۔ اور اسے حق دیا کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرسکتی ہے۔ سب سے پیاری چیز جو اسلام ہندوستان میں لایا تھا۔ وہ یہ تھی کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے"۔

(منقول از سنیہ دریق)

اسی طرح مہاشہ منوہر سہائے جی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کو مال و دولت کی کمی یا امیر ہونے کی خواہش نہیں تھی۔ بلکہ آپ نہایت درجہ سادگی پسند اور منکسر المزاج شخص تھے۔ جس وقت آپ کا انتقال ہوا ہے۔ تو (باوجود شاہ عرب ہونے کے) نہ آپکے پاس مال و زر تھا۔ اور نہ جائیداد تھی۔ نہ (ذاتی) ریاست تھی۔ بالکل اس وقت بھی معمولی حیثیت رکھتے تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ دنیوی خواہشات کے لئے محمد صاحب نے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ جو کچھ کیا وہ حکم خدا سے کیا اور خلوص کے ساتھ کیا۔"

(منقول از سنیہ دریق)

لالہ لکھی ناتھ صاحب بی اے ایل ایل۔ بی وکیل تحریر فرماتے ہیں

"حضرت محمد صاحب کی ایک اور خوبی جس کی آجکل اس بدنصیب ملک کے لوگوں میں کمی ہے۔ وہ آپس کے معاملات میں عفو اور رواداری ہے آپ کے زمانہ میں آپ کے مخالف عرب کے بت پرست اور یہود و نصاریٰ تھے۔ عرب کے لوگوں یعنی ہم وطنوں کو انہوں نے کئی لڑائیوں میں جن کے انجام پر انکے بدنصیب مخالف یقیناً جانتے تھے کہ وہ مروجہ قانون جنگ کے مطابق فرداً قتل کئے جائینگے معاف کر کے حیران کر دیا۔"

(الفضل ۲۹ر مئی ۱۹۲۹ء)

ننکانہ صاحب میں سکھ یاتریوں کے سامنے ایک احمدی مبلغ کی تقریر

گوردوارہ پربندھک کمیٹی صوبہ دہلی کے آرگن اخبار "دہلی سماچار" کا تبصرہ

اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ملک کی ترقی اس کے داخلی امن اور خارجی حفاظت سے وابستہ ہے۔ جس قدر ملک میں بسنے والی قومیں آپس میں متحد رہیں گی اور ان کے آپس میں محبت اور پریم کے تعلقات ہونگے اسی قدر ملک کی مشکلات دور ہوں گی۔ اور ملک شاہ راہ ترقی پر سرعت کے ساتھ گامزن ہو جائے گا۔

ہندوستان میں مختلف مذاہب کے پیرو اور مختلف خیالات کو رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن میں مذہبی اعتبار سے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی اور پارسی وغیرہم زیادہ نمایاں ہیں۔ ذیل میں ہم معاصر "دہلی سماچار" کے ایک مضمون کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو معاصر مذکور نے ۱۶/ جنوری ۱۹۵۲ء کو تحریر کیا گیانی عباد اللہ صاحب جنہوں نے ننکانہ صاحب میں صلح و محبت پیدا کرنے والی تقریر کی سلسلۂ احمدیہ کے مبلغ ہیں۔ اور یہ خوشی کی بات ہے کہ پاکستان میں بھی احمدیہ جماعت سکھ بھائیوں کی طرف محبت اور اتحاد کا ہاتھ بڑھانے میں پیش پیش ہے۔ جیسا کہ وہ دنیا کے تمام حصوں میں قوموں کو اتحاد و اتفاق اور صلح و امن کا پیغام دے رہی ہے۔

(ایڈیٹر)

ننکانہ صاحب پاکستان میں نرنکاری بابا کا گورپورب

(ہمارے اپنے خاص رپورٹر کے قلم سے)

امسال ۲۰۲ سکھوں کا جتھہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے زیر اہتمام بابا نانک صاحب کے گورپورب کے موقعہ پر ننکانہ صاحب (پاکستان) گیا تھا۔ وہاں پاکستان بننے کے بعد پہلی مرتبہ سکھ یاتریوں نے شہر میں جلوس کی شکل میں بڑی شردھا سے نگر کیرتن یعنی شبد پڑھتے ہوئے پیدل چل کر تمام گوردواروں کی یاترا کی۔ جگہ جگہ مسلمان بھائیوں نے اپنے سکھ دوستوں کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔ جب جتھہ ننکانہ صاحب پہنچا تو جنم استھان کے دروازہ پر شہر کے معزز لوگوں اور سرکاری افسروں نے سکھ یاتریوں کو خوش آمدید کہا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی تلخی دور ہو رہی ہے۔ اور دن بدن سکھ مسلم ایکتا بڑھ رہی ہے۔

۱۲/ نومبر کی شام کو سٹی مسلم لیگ ننکانہ صاحب کی طرف سے سکھ یاتریوں کو ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں علاقہ کے متعدد معزز لوگ بھی شامل ہوئے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے جن سے متعلق ہم پہلے پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ آپ بہت ودوان محقق اور اچھے مضمون نگار ہیں اور عمدہ لیکچرار بھی ہیں سکھ یاتریوں کے سامنے ایک بہت عمدہ تقریر کی۔ جسے تمام حاضرین نے بہت پسند کیا ہم "دہلی سماچار" کے ناظرین کی خدمت میں وہ تقریر پیش کرتے ہیں۔

گیانی عباد اللہ صاحب نے اپنی تقریر کی ابتداء میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ شبد نہایت میٹھی اور سریلی آواز میں پڑھا۔

بسر گئی سب تات پرائی
جب کر سادھ سنگت موہے پائی
نہ کو بیری نہیں بیگانہ
سگل سنگت ہم کو بن آئی
جو پربھ کیتو سو بھل مانیو
ایہہ سمت سادھو تے پائی!
سب میں رو رہیا پربھ ایکے
پیکھ پیکھ نانک بگسائی
(کانڑا محلہ ۵)

گیانی صاحب یہ شبد پڑھ رہے تھے تو سکھ یاتریوں میں سے اکثر لوگ اس کو آہستہ آہستہ دہرا رہے تھے۔ اس کے بعد گیانی صاحب نے سکھ یاتریوں کو تمام پاکستانیوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور گورو نانک صاحب کے جنم دن کی مبارکباد دی۔ نرنکاری بابا کے پوتر جیون اور پاکیزہ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ بابا نانک صاحب پنجاب کی ایک بہت بڑی شخصیت تھے۔ ہر ایک پنجابی کو آپ پر فخر ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسلمان جناب بابا نانک صاحب کے احترام میں کسی سے پیچھے نہیں مسلمان آپ کو اس عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ سکھ آپ کو اپنا گورو یا پیشوا تسلیم کرتے ہیں بلکہ مسلمان اس لئے آپ کا احترام کرتے ہیں کہ جناب بابا صاحب موصوف بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ اور ان خوبیوں کی بنا پر بنی نوع انسان کا اولین فرض ہے کہ وہ آپ کا دل سے احترام کریں۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کے بابا صاحب سے تعلقات ابتداء سے ہی چلے آئے ہیں۔ بابا صاحب کے دو ساتھی بھائی بالا اور بھائی مردانہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ مگر سکھ ودوانوں میں سردار کرم سنگھ ہسٹوریں ایسے متعدد محققین موجود ہیں۔ جن کے خیال کے مطابق بھائی بالا کوئی نہیں ہوا یہ ایک فرضی وجود ہے لیکن آپ کے مسلمان ساتھی بھائی مردانہ کے متعلق کسی کو اختلاف نہیں۔

نرنکاری بابا کی پاکیزہ تعلیم اور پوتر جیون کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ بابا صاحب سچے توحید پرست تھے۔ آپ کا مشن حقیقت کو پھیلانا تھا اور مخلوق کو خالق سے جوڑنا تھا۔ گیانی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ بابا صاحب کے پاک دل میں خدا کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ خدا کے بھگت ہی نہیں بلکہ سچے عاشق تھے آپ کے مقدس کلام سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ آپ کو خواب میں خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ آپ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔ آپ نے خود ہی اپنی اس حالت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے۔

سوپنے آیا بھی گیا میں جل بھر بھر روئے
آئے نہ سکاں تجھ کن پیارے بھیج نہ سکاں کوئے
آؤ سبھاگی نیندڑیئے مت شو دیکھاں سوئے
تیں صاحب کی بات جے آکھے کہو نانک کیا دیجے
سیس وڈھے کر بیسن دیجے بن سر سیو کریجے
(محلہ ۱ صفحہ ۵۵۸)

گیانی جی نے نرنکاری بابا جی کے مندرجہ بالا شبد کی تشریح بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں بابا صاحب نے کوئی شاعرانہ مبالغہ نہیں کیا۔ بلکہ سیدھے سادھے الفاظ میں ایک حقیقت بیان کر دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا یہ شبد ہر ایک کے دل پر گہرا اثر کرتا ہے۔ خدا کے پیغامبر کی خدمت میں اپنا سر پیش کرنا اور بقیہ دھڑ اس کی خدمت میں لگا دینا ہر ایک کا کام نہیں۔ یہ بابا نانک ایسے خدا کے بندوں کا ہی خاصہ ہے۔

گیانی عباد اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں سکھ یاتریوں کے سامنے پاکستان کے گوردواروں کا بھی مسئلہ رکھا۔ آپ نے کہا کہ سکھ پبلک کو ان گوردواروں کا بہت خیال رہتا ہے۔ اور اس خیال کا ہونا ایک قدرتی بات ہے۔ ہر ایک قوم کو اپنے مقدس مقامات سے محبت ہوتی ہے۔ اور مذہبی مقامات کی خاطر لوگ اپنا تن، من اور دھن قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس لئے سکھوں کو گوردواروں سے محبت کا ہونا کوئی عجیب بات نہیں۔ آپ نے قرآن شریف کی آیات اور احادیث وغیرہ کے حوالے پیش کر کے بتایا کہ کوئی سچا مسلمان کسی غیر قوم کے دھرم استھانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے۔ تو سمجھ جانیئے کہ اسلام میں اس کی کوئی جگہ نہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان حکومت اور پبلک اپنی مشترکہ کوششوں سے پاکستان کے تمام تاریخی گوردواروں کی حفاظت کر رہی ہے۔ آپ نے سکھ یاتریوں کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ پاکستان بننے کے بعد میں نے خود گوردوارہ ڈیرہ صاحب لاہور۔ گوردوارہ بابے کی بیری سیالکوٹ۔ گوردوارہ روڑی صاحب ایمن آباد۔ گوردوارہ دربار صاحب کرتارپور۔ گوردوارہ سری پنجہ صاحب حسن ابدال اور ننکانہ صاحب کے تمام گوردوارے دیکھے ہیں۔ یہ تمام کے تمام حفاظت سے ہیں۔ اس کی ایک اینٹ بھی ادھر ادھر نہیں کی۔ اس سلسلہ میں آپ نے سکھ یاتریوں سے اپیل کی کہ پورنی پنجاب اور سکھ ریاستوں میں رہ گئی بے شمار مساجد اور دوسرے اسلامی مقامات مقدسہ کی حفاظت کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح سکھوں کو اپنے گوردواروں سے پیار ہے۔ اور ہونا چاہیئے اسی طرح ان کے مسلمان بھائیوں کو اپنے مقامات مقدسہ سے محبت ہے۔ اس لئے دونوں ملکوں کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے دھرم استھانوں کی حفاظت میں کوشاں رہیں۔ یہ بات بھی ہمارے دلوں کی تلخیوں کو بہت حد تک دور کرے گی۔ اور ہمیں ایک دوسرے کے نزدیک کر دیگی آپ نے گوردواروں اور مساجد کی حفاظت کی تلقین کرتے ہوئے گورو گرنتھ صاحب سے بھی متعدد حوالہ جات پیش کئے۔ اور بتایا کہ گورمت اور اسلام میں بہت بڑی یگانگت ہے اور اس یگانگت کو قائم رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آج مشرقی پنجاب میں بے شمار مساجد ایسی ہیں جن میں اذان دینے اور نماز پڑھنے والا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ مگر گورو کے سکھ جب اپنے گوردواروں میں یا گھروں میں گورو گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ یا سادھارن پاٹھ کرتے ہیں۔ تو وہ یہ ضرور پڑھتے ہیں کہ:۔

بدعمل چھوڑ کر دہتھ کوزہ
خدا لئے ایک بوجھ دیو بانگاں
بر گو بر خوردار کھرا
(محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴)

یعنی:۔

فریدا بے نمازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کبھی چل نہ آیا پنجے وقت مسیت
اٹھ فریدا وضو ساج صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجے کائیں
کنّے ہیٹھ جلائیے بالن سندڑے تھائیں
(شلوک فرید جی)

آپ نے یہ شبد پڑھ کر بتایا۔ کہ یہ گورمت اور اسلام کی اٹوٹ سانجھ ہے جو ہمارے بزرگوں نے قائم کی ہے۔ آج خواہ ہم دو ملکوں میں بٹ گئے ہیں۔ مگر گورو گرنتھ صاحب میں آج بھی شبد ہیں کوئی سچا سکھ پاٹھ کرتے وقت یہ حوصلہ نہیں کر سکتا کہ وہ ان شبدوں کو پڑھے بغیر ہی ورق الٹ کر آگے چل دے۔

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۴)

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال انني من المسلمین ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔

"اچھی بات"

جیسے انسان ایک دن میں کتنی باتیں کر گزرتا ہے۔ اور گوناگوں اعمال بجا لاتا، وہ پھر طرح طرح کے دعوے کرتا ہے مگر کیا کبھی کسی نے ان پر سنجیدگی سے غور بھی کیا ہے۔ بیشک ہماری زبان بات کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ ہاتھ پاؤں کام کاج اور دل احساس کے لئے پیدا کیا ہے اور ہماری عقل و دماغ مختلف امور کے سوچ بچار کے لئے عطا ہوئے ہیں۔ لیکن کیا دنیا کے سبھی لوگ اچھی باتیں زبان پر لاتے ہیں۔ اور کیا ان کے ہاتھ پاؤں ایسے ہی کردار پیش کرتے ہیں جو پسندیدہ اور مفید مطلب ہوں۔ اور کیا انسان کے جملہ دعاوی اس قابل ہوتے ہیں کہ اُن کو قبول کیا جائے۔ مشاہدہ اور تجربہ ہمیں بتا رہا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں۔ ہاں ہر شخص کا دعویٰ ضرور ہے کہ وہی اچھا ہے۔ اور اُس کا خیال درست ہے۔

ان آیات کریمہ میں جو اوپر لکھی گئی ہیں خداتعالےٰ نے بیان فرمایا ہے بہترین بات اُس شخص کی ہے جو مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے اُسے خدا کی طرف بلائے۔ خداتعالےٰ کے آستانہ تک لانے والی بات اور اس کے کوچہ سے آشنا کرنے والا قول سب سے اچھا اور مفید مطلب ہے۔ اس لئے کہ انسان کی سب بھلائی اسی میں ہے کہ اُس کے خالق و مالک کی معرفت اُسے حاصل ہو جائے۔ اور اُس کی رضاء کا گوہر مطلوب اُسے مل جائے۔

پس داعی الی اللہ ہونا اور اُس قدوس ہستی کے لئے جذب کشائی کرنا بہترین قول ہے۔ اور باقی تمام باتیں اس سے کم درجہ کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہماری یہ زندگی ایک محدود اور چند روزہ ہے۔ اس کے مقابل پر آنے والی زندگی دائمی اور دیرپا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ وان الدار الاخرۃ لھی الحیوان کہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے۔ پس اس کے لئے سامان کرنا اور اُس کی طرف توجہ کرنا بہت بڑی بات ہے۔

لیکن یہ بات اُس وقت تک کچھ سود مند نہیں ہو سکتی جب تک کہ اُس کے مناسب حال سعی اور جد و جہد سے کام نہ لیا جائے اور وہ طریق اختیار نہ کئے جائیں جو اس بیج کے لئے مناسب زمین اور پانی کے رنگ میں مدد دیں۔ تا وہ اُس میں بڑھے پھولے اور پروان چڑھے۔ پس نیکی کی دعوت اور اُس کی راہنمائی بے شک اپنی ذات میں ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی ہے لیکن اُس کے مناسب حال عمل اس کے لئے سونے پر سہاگہ ہے۔ اس لئے آیت مذکورہ الصدر میں دوسرے نمبر پر عمل صالح رکھا گیا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ داعی الی اللہ اُس وقت تک اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس کے اپنے اعمال بھی اُسی سانچہ میں ڈھلے ہوئے نہ ہوں اور وہ اُن باتوں کا عملی نمونہ نہ ہو۔ اور نہ صرف قال سے بلکہ حال سے اپنے زیر اثر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہو۔

پھر تیسرے نمبر پر وقال انني من المسلمین ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی ساری جد و جہد امن و سلامتی کے لئے ہو اور اُس کا اُٹھنا بیٹھنا ایک دوسرے کی اصلاح سب اس بات کا آئینہ دار ہو کہ وہ مخلوق خدا کی بھلائی کا طلب گار ہے۔ اور اس کے لئے انني من المسلمین کا نمونہ ہے۔

دراصل اس قسم کی آیت کی تشریح میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ یعنی مسلمان اصل میں وہ ہے کہ مخلوق خدا اس کے ہاتھ اور زبان سے امن میں رہے اور اُسے اس سے تمام جہان سے کسی طرح کا خوف نہ ہو۔ اُس کا ہر عمل و فعل اس بات کی جیتی جاگتی تصویر ہو۔

یہ وہ تین باتیں ہیں جو داعی الی اللہ یا حقیقی مبلغ کے لئے ضروری قرار دی گئی ہیں۔ اور اوّل یہ وہ خدا کی بھی راہ دکھانے والا ہو۔ دوسرے یہ کہ اُس کا اپنا عمل بھی اس کے مناسب ہو۔ اور وہ تمام نیکیوں اور خوبیوں کا مرقع ہو۔ اور تیسرے یہ کہ وہ مخلوق خدا کا سراسر ہمدرد اور خیرخواہ ہو اور اُس کے لئے امن و سلامتی کا خواہاں ہو۔

پس یہ تین باتیں اس مثلث کے تین کونے ہیں جو ایک سچے مومن کی زندگی کا گویا پروگرام ہے۔ جب یہ امر مسلّم ہے کہ یہ تینوں باتیں اچھی اور سراسر خیر و برکت پر مبنی ہیں۔ تو کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ احمدی ان باتوں پر کاربند نہ ہو اور اُس کی زندگی کا محبوب مشغلہ یہ امور نہ ہوں۔ خداتعالےٰ نے ہمیں جملہ احکام خداوندی پر عمل کرنے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار

محمد حفیظ مولوی فاضل

خدمت سلسلہ کا نادر موقعہ

از جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

احباب جماعت احمدیہ ہندوستان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس وقت مرکز سلسلہ میں سلسلہ کے نہایت اہم کام درپیش ہیں۔ جو بوجہ مناسب عملہ کی کمی کے ادھورے پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ بہت سے اشد ضروری کام اس وجہ سے ناقابل تلافی نقصان اُٹھا رہے ہیں۔ اس وقت صدر انجمن کی مالی حالت بھی مخدوش ہے۔ اس لئے موجودہ حالات میں تنخواہ دار کارکن رکھے جانے ممکن نظر نہیں آتے۔

لہذا ان مخلص احباب سے جو چھوٹی سرکار سے پنشن حاصل کر چکے ہیں گذارش ہے کہ وہ بالا اور سرکار کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس طرح بفضلہ تعالیٰ ان کو دین کی خدمت کے علاوہ تخت گاہ رسول (قادیان مقدس) میں قیام کی برکات بھی حاصل ہوں گی۔

زیارت مقامات مقدسہ

دفتر زائرین قادیان کی مختصر تبلیغی رپورٹ بابت ماہ فروری ۱۹۵۲ء

از مکرم بھائی الہ دین صاحب

بدر کے نمونہ کے پرچہ میں دفتر زیارت مقامات مقدسہ قادیان کی تبلیغی جد و جہد کے متعلق کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ خدا کے فضل سے زائرین کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور دفتر کے اجرا یعنی نومبر ۱۹۴۹ء سے لیکر اس وقت تک کل ۳۴۹۰۲ زائرین اس دفتر میں آ چکے ہیں۔

ماہ فروری میں کل ۹۹۶ غیر مسلم حضرات مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ان زائرین میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ یہ سب دوست دلچسپی سے سلسلہ کے حالات سنتے ہیں اور بفضلہ تعالےٰ اچھا اثر لیکر جاتے ہیں عرصہ زیر رپورٹ میں ہم ۱۲ ٹریکٹ جو اردو۔ ہندی۔ انگریزی اور گورمکھی زبانوں میں شائع شدہ ہیں تقسیم کئے گئے۔ جن کا بہت اچھا اثر ہوا! اور باہمی رواداری اور محبت و پیار کے جذبات میں ترقی ہوئی۔

بقیہ صفحہ ۹۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس کا پاٹھ نامکمل رہ جائے گا۔ اور قبول نہ کیا جائے گا۔

آخر میں گیانی صاحب نے تمام سکھ یاتریوں کو مخاطب کرکے کہا۔ کہ آپ یہاں ہمارے مہمان ہیں۔ ہم نے اور ہماری حکومت کے نمائندوں نے بہت کوشش کی۔ کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے لیکن آپ جانتے ہیں کہ آپ سفر میں تھے۔ اور سفر میں آدمی خواہ کتنی ہی کوشش کرے۔ گھر جیسا آرام حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ممکن ہے کہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ آپ اسے بھول جائیں ہم نے اپنی طرف سے پوری دیانتداری سے آپ کو آرام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہو۔ تو وہ ایک اتفاقیہ امر ہوگا۔ آپ جاتے ہوئے اس تکلیف کو ساتھ نہ لیتے جائیں بلکہ اسے یہاں چھوڑ جائیں۔ اور جاتے ہوئے جناب!! نانک صاحب کا یہ ارشاد پڑھتے جائیں

سانجھ کریجے گناں کیری
چھوڑ اوگن چلیے

(سُوہی محلا ۱ صفحہ ۷۶۶)

(ترجمہ: اخبار دہلی سماچار ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

جلسہ مذاہب کپورتھلہ میں شمولیت

اور

کوروکشیتر کے میلہ پر تبلیغ

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب کرام کو اس بات کا علم ہے کہ بفضلہ تعالیٰ احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان میں اسلام اور احمدیت کے فدائی چار صد کے قریب مقیم ہیں اور وہ بفضلہ تعالیٰ حالات کے مطابق تبلیغ حق اور اعلاء کلمۃ اللہ میں معروف ہیں اور مشرقی پنجاب میں اسلام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

گذشتہ ماہ کے اواخر میں کپورتھلہ میں آریہ سماج نے ایک مذہبی جلسہ منعقد کیا۔ پروگرام میں انہوں نے مذاہب کانفرنس بھی رکھی۔ اور جماعت احمدیہ کو بھی اس میں شرکت کے لئے دعوت نامہ بھجوایا۔ اس کانفرنس میں اسلام کی نمائندگی کرنے کے لئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کو ہدایت دی گئی۔ خاکسار خود بھی حالات کا جائزہ لینے کے لئے کانفرنس میں شامل ہوا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب نے خاکسار کے تیار کردہ نوٹوں کے مطابق خصائص اسلام کے موضوع پر مؤثر تقریر فرمائی۔ مختلف تقاریر کے لئے صرف ۱۰۔ ۱۵ منٹ کا وقت دیا گیا تھا۔ جو ہمارے مضمون کے لئے بالکل ناکافی تھا۔ چنانچہ ہماری درخواست اور توجہ دلانے پر ہماری تقریر کے لئے پچیس منٹ دیدیئے گئے۔

مولوی صاحب محترم نے اپنی تقریر میں خصوصیات اسلام بیان کرتے ہوئے خاص طور پر اسلام میں الہام اور خدا کی ہمکلامی کا دروازہ کھلا ہونے کا ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تازہ وحی اور پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کی۔

مولوی صاحب محترم کی تقریر کے بعد ایک آریہ سماجی نے اس کی تردید میں کچھ کہنا شروع کیا۔ لیکن ہماری طرف سے توجہ دلانے پر کہ یہ مذاہب کی کانفرنس ہے۔ میدان مناظرہ نہیں اور اس میں کسی مذہب پر نکتہ چینی یا اعتراضات کا رنگ پیدا کرنا مناسب نہیں۔ اور اگر ایسا کرنا بھی ہے تو پھر ہمیں بھی جواب کا موقعہ دیا جائے صدر جلسہ جناب دیوان بہادر کانشی رام صاحب ریٹائرڈ چیف انجینئر نے کھڑے ہو کر کیا ہوا اعتراضات پر معذرت کی۔

اور آئندہ کے لئے صحیح طریق کار اختیار کرنے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں سیکرٹری صاحب نے بھی معذرت کی۔ اور کہا چونکہ پہلا موقعہ تھا۔ اس لئے فروگذاشت ہو گئی۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا۔

ہماری طرف سے یہ بھی پیشکش کی گئی کہ اگر اس قسم کی کانفرنس جس میں ہر مذہب والا اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور نکتہ چینی سے احتراز کرے قادیان میں منعقد کی جائے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے جملہ انتظام کرنے کا ذمہ لیا جائے گا۔ منتظمین نے اس تجویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

جلسہ گاہ کے گیٹ پر نیز شہر میں ہماری طرف سے تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

(۲)

اس کانفرنس سے فارغ ہو کر ہم کوروکشیتر کے میلہ میں تبلیغ کی غرض سے گئے۔ کوروکشیتر کے میدان میں آج سے ایک لمبا عرصہ پہلے حضرت شری کرشن علیہ السلام نے پانڈوؤں اور کوروؤں کی جنگ کے موقعہ پر گیتا کا مشہور اپدیش دیا تھا۔

اس جگہ بڑے بڑے مندر اور تالاب ہیں۔ جہاں پر یاترا کرنے والے اشنان اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔

اس دفعہ چونکہ سورج گرہن۔ مسیا اور سوموار تینوں کا اجتماع تھا۔ اس لئے میلا کو بڑی اہمیت تھی۔ قریباً دس لاکھ انسانوں کا وہاں پر اجتماع ہوا۔

گورنمنٹ کی طرف سے بہت عمدہ انتظامات ڈاک سپلائی۔ صفائی اور ریل وغیرہ کے تھے۔ پولیس بھی بڑی تعداد میں موجود تھی۔ علاوہ ازیں مختلف اداروں کے رضاکار اور پرائیویٹ انجمنوں کے لوگ بھی برسر عمل تھے۔

لوگوں کی دلچسپی کے لئے مختلف تماشہ دکھانے والے بھی موجود تھے۔

گورنر صاحب پنجاب نے بھی ہاتھی پر سوار ہو کر میلہ میں شرکت فرمائی۔ ہم احمدی مسلمانوں کا نادر وجود باعث کشش و جذب تھا۔ اور لوگوں کا ہجوم ہمارے ارد گرد ہو جاتا تھا۔ اس طرح بفضل تعالیٰ تبلیغ کا اچھا موقعہ میسر آیا۔ پانچصد کے قریب تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اتنے بڑے اجتماع کے لئے صرف پانچ صد کی تعداد انتہائی طور پر ناکافی تھی۔

اگر احباب جماعت پوری توجہ اور شوق سے چندہ نشر و اشاعت میں حصہ لیں تو خدا کے فضل سے تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ آجکل جبکہ عام مسلمانوں میں جمود اور مایوسی پھیلی ہوئی ہے۔ مخلصین کے لئے دینی خدمات کے بجا لانے اور زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا نادر موقعہ ہے۔ اور میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ چندہ نشر و اشاعت بھجوائیں۔ اس وقت مرکز میں لٹریچر کی بہت قلت ہے باہر سے متواتر تقاضہ ہو رہا ہے۔ روحانی پیاس سے بیتاب روحیں تڑپ تڑپ کر دم توڑ رہی ہیں۔ لیکن ہم مالی مشکلات کے پیش نظر ان کی پیاس کو بجھانے کا انتظام نہیں کر سکتے۔ آئیں اور اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

یوم پیشوایان مذاہب

۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء

از جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب کرام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ملک میں بسنے والی جملہ اقوام و پیروان مذاہب کے باہمی تعلقات کو درست رکھنے اور آپس میں محبت و پیار پیدا کرنے کیلئے پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرنے کی ہدایت کئی سال ہوئے فرمائی تھی۔ ان جلسوں کے انعقاد سے ملکی فضاء پر جو خوشگوار اثر پڑا اس کا اعتراف ملک کے بڑے بڑے لیڈروں نے بھی کیا

اس مبارک تحریک پر ہندوستان میں موجودہ حالات میں عمل کرنا بہت ضروری اور مفید ہے۔ لہٰذا ۳۰ مارچ بروز (اتوار) کی تاریخ جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کے انعقاد کے لئے مقرر کی جاتی ہے۔ جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اس دن پوری کوشش اور جد و جہد سے اپنی اپنی جگہ پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرنے کا انتظام فرمائیں۔ خاص طور پر غیر مسلم مقررین کی تقریر کا انتظام کیا جائے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعود)

مضمون نگار

حضرات اپنے اپنے مضامین ایک کالم میں لکھ کر بنام ایڈیٹر اخبار بدر قادیان ارسال فرما کر مشکور فرمادیں!

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو شک ہو تو وہ دفتر سے دریافت کر سکے۔

مسل ۱۳۰۸۸ اق منکہ زبیدہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی حال ساکن قادیان آج بتاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۵۱ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں حق مہر مبلغ ۳۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کروں گی۔ میری وفات پر بھی اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ

زبیدہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبدالحق صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ قادیان

گواہ شد — محمد ابراہیم برادر موصیہ
گواہ شد — عبدالحق ہیڈ کلرک خاوند موصیہ

مسل ۱۳۰۷۰ اق منکہ نعیم النساء بنت عبدالرزاق صاحب عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ جولائی ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں صرف جیب خرچ میرے ابا صاحب اور ماموں صاحب سے ۱۰ روپے ماہانہ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں کرتی رہوں گی میری وفات پر بھی اگر مزید کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ — نعیم النساء

گواہ شد — نذیر احمد ممتاز لکچرر دکن سکندر آباد دکن
گواہ شد — غلام قادر شرقی سکرٹری وصایا سکندر آباد دکن

مسل ۱۳۰۹۰ اق منکہ صالح محمد ولد سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد دکن آج بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۵۲ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں والدین سے ماہوار ۷ روپے جیب خرچ مجھے ملتا ہے۔ اور ۲۵ روپے تعلیمی وظیفہ بھی جو جملہ ۳۲ روپے ہوتے ہیں جن کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے وقت اگر مزید جائیداد بھی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد — صالح محمد

گواہ شد — سید اللہ الدین
گواہ شد — غلام قادر شرقی سیکرٹری وصایا

۲۶/۱/۵۲

مسل ۱۳۰۸۹ اق منکہ ملک جلال دین ولد ملک فیروز الدین صاحب قوم ککے زئی ساہوالہ سیالکوٹ عمر ۳۴ سال حال کسب ضلع سورت صوبہ بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد نہیں میرے والد محترم بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں ان کی طرف سے ماہوار اخراجات کے لئے سوا صد روپیہ کے قریب ملتے ہیں یہ رقم بڑھتی گھٹتی رہتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد — ملک جلال الدین ولد ملک فیروز دین صاحب

گواہ شد — ملک صلاح الدین درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۲۷/۱۲/۵۱
گواہ شد — محمد عبداللہ درویش دارالمسیح قادیان ۲۷/۱۲/۵۱

مسل ۱۳۰۵۶ اق منکہ خلیل الرحمن ولد منشی عبدالرحیم صاحب فانی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ حال قادیان آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۰ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ ۵۴ روپے مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بطور وظیفہ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز میں دیتا رہوں گا۔ میری وفات پر بھی اگر مزید کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد

خلیل الرحمن بقلم خود ۱۷ دسمبر ۱۹۵۰ء قادیان

گواہ شد — سکندر رفاقی درویش ۱۷/۱۲/۵۱
گواہ شد — ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۱۷/۱۲/۵۱

تحریک درویش فنڈ

کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار پسندیدگی

اور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ کا ارشاد

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء کے فیصلہ کے مطابق گذشتہ ماہ "درویش فنڈ" کے نام سے ایک تحریک کا اجراء کرتے ہوئے جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو تاکید کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب استطاعت مخیر احباب کو اس سے آگاہ کریں اور ان کے وعدے بھجوائیں۔ علاوہ ازیں نظارت ہذا کی طرف سے انفرادی طور پر بھی متعدد احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تحریک کیا گیا تھا۔ مگر تا حال اس سلسلہ میں جو اطلاعات وصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب نے اس تحریک کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ حال ہی میں اسی سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مکتوب موصول ہوا ہے اس کا ضروری اقتباس جو ہندوستانی جماعتوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے احباب کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ تا احباب جماعت فوری طور پر متوجہ ہو کر اس تحریک میں حصہ لیں۔

"پاکستان کا قافلہ (جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان آیا تھا) الحمد للہ خیر و عافیت کے ساتھ پاکستان واپس پہنچ چکا ہے اس دفعہ اصحاب قافلہ کی رپورٹ کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ بہت سے درویش مالی لحاظ سے بہت تکلیف میں ہیں اور گو اکثر صابر و شاکر ہیں اور دین کی خدمت کیلئے ہر قربانی کے واسطے تیار نظر آتے ہیں لیکن مالی تکلیف ان کی پریشانی کا موجب ہو رہی ہے۔ جس میں ہندوستان کی گرانی نے بھی کافی اضافہ کر رکھا ہے۔ مگر قادیان میں ابھی تک کوئی ایسا فنڈ قائم نہیں ہوا۔ پس آپ بلاتوقف ہندوستان میں اسی قسم کا فنڈ قائم کر دیں اور ہندوستان کی جماعتوں سے اپیل کریں کہ مخلص احباب اس فنڈ میں حصہ لیکر ثواب کمائیں۔ یہ بات درویشوں پر اور اس فنڈ میں چندہ دینے والوں پر پوری طرح واضح کر دینی چاہیئے کہ یہ کوئی خیرات یا صدقہ نہیں ہے جو ہمارے بھائی لیتے اور ہم اپنے بھائی کو دیتے ہیں بلکہ یہ ایک شکرانہ اور ہدیہ ہے جو ہم اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو مقدس مقامات کی آبادی اور خدمت کے لئے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونیکی توفیق نہیں پا سکا اور صرف ایک قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لائیں۔ پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو انتشار کا موجب ہوں۔ حقیقتاً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے کہ وہ بھاری مالی قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز خیرات یا صدقہ کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے جو شکرانہ اور قدردانی کے رنگ میں ہم یا ہندوستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ بہرحال آپ فوری طور پر ...... ہندوستانی احباب میں یہ تحریک کریں (ہندوستان کے علاوہ دوسری جماعتوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب خود تحریک فرما رہے ہیں) کہ وہ اس فنڈ میں حصہ لے کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں اور خدا کے سامنے سرخرو ہوں ...... سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کو پڑھ کر اس تحریک کو پسند فرمایا ہے۔ فقط والسلام

ناظر بیت المال قادیان